AL-AASAR Journal **Vol. 2, No. 2 (2025)**
Quarterly *Research Journal* **Online ISSN: 3006-693X**
www. al-aasar.com **Print ISSN: 3006-6921**

نعت نگاری کی روایت اور حسن عسکری کاظمی کا مقام

Dr. Mujahid Ali
Faculty, Karakoram International University Gilgit.
Department of Urdu
Nisar Hussain
PhD scholar University of Karachi
Department of Urdu

ڈاکٹر مجاہد علی

فیکلٹی قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی گلگت

شعبہ اردو

نثار حسین

پی ایچ۔ڈی اسکالر جامعہ کراچی

شعبہ اردو

Abstract
Na'at poetry, rooted in Arabic and Persian traditions, has flourished in Urdu literature with deep spiritual devotion and literary elegance. It serves as a heartfelt expression of love and reverence for the Prophet Muhammad (SAWW), blending praise, beauty, and emotion. Among modern na'at poets, Hasan Askari Kazmi holds a special place for his eloquent language, sincere affection, and vivid portrayal of the Prophet's noble qualities. His poetry continues the classical tradition while adding a personal, devotional depth that resonates with readers and listeners alike.
Keywords: *Na'at poetry, Urdu literature, Prophetic praise, Hasan Askari Kazmi, Devotional poetry, Classical tradition, Islamic aesthetics.*

نعت ایک ایسی صنف ہے جو رسول خدا ﷺ کی ذات سے مخصوص ہے۔ یہ صنف عربی اور فارسی ادب سے اردو ادب میں وارد ہوئی ہے۔ نعت عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی تعریف اور توصیف بیان کرنے کے ہیں اور تعریف و توصیف ایسی شخصیات کی جو اچھے اخلاق و کردار کے مالک ہوں۔ تاہم یہ لفظ عربی ادب سے لے کر اردو ادب تک حضور ﷺ کی مدح کے لیے مخصوص ہے۔ مختلف لغات میں نعت کے معنی و مفہوم کچھ یوں ہیں:

فیروز اللغات:

"نعت: مدح، ثناء، تعریف و توصیف، رسول ﷺ کی شان میں مدحیہ اشعار"(1)

فرہنگ عامرہ:

"نعت: تعریف۔صفت۔سردار دوعالم کی منقبت" (2)

حُسن اللغات:

"نعت: صفت، تعریف کرنا، خاصکر آنحضرت ﷺ کی تعریف" (3)

رفیع الدین ہاشمی اپنی کتاب "اصناف ادب" میں نعت کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

"نعت وہ صنف نظم ہے جس میں رسول پاک ﷺ کی ذات، صفات، اخلاق اور شخصی حالات وغیرہ کا بیان ہوتا ہے۔ اور آپ ﷺ کی ہمہ پہلو مدح کی جاتی ہے، نعت در حقیقت ایک مسلمان کی آنحضور ﷺ کی ذات اقدس سے والہانہ عقیدت و محبت کے اظہار کی شکل ہے۔" (4)

لفظ "نعت" کا استعمال رسول ﷺ کی وصف کے لیے دو جگہ استعمال ہوا ہے اک بعثت سے پہلے اور دوسرا بعثت کے بعد۔ ریاض مجید کی تحقیق کے مطابق رسول خدا ﷺ کی آمد سے قبل یہودی ایک دعا مانگتے تھے جس کا ذکر تمام مفسرین کرام نے اپنی تفاسیر میں بھی کیا ہے۔ وہ عبارت کچھ یوں ہے:

"اے اللہ! ہماری مدد فرما اس نبی کے وسیلے سے جو آخر زمانہ میں بھیجے جائیں گے جن کی نعت صفت ہم تورات میں پاتے ہیں۔" (5)

دوسری تحقیق ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق کی ہے ان کے نزدیک لفظ "نعت" کا استعمال سب سے پہلے حضرت علیؓ نے کیا، وہ اپنی کتاب "اردو میں نعتیہ شاعری" میں لکھتے ہیں:

"غالباً اسلامی ادب میں اس معنی میں اس کا استعمال پہلی دفعہ کیا گیا ہے۔ حدیث میں آپ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے حضرت علیؓ اپنے لیے واصف کے بجائے ناعت استعمال کیا ہے۔" (6)

اور شمائل ترمذی سے یہ حوالہ نقل کرتے ہیں جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے:

"آپ پر یکایک جس کی نظر پڑتی جاتی ہے، ہیبت کھاتا ہے۔ جو آپ سے تعلقات بڑھاتا ہے محبت کرتا ہے۔ آپ کا وصف کرنے والا (ناعت) ہی کہتا ہے کہ آپ سے پہلے نہ آپ جیسا دیکھا اور نہ آپ کے بعد آپ کے جیسا دیکھا۔" (7)

اگر نعت رسول مقبول ﷺ کے آخذ کی بات کی جائے تو قرآن مجید بہترین آخذ نعت ہے۔ جس میں آپ کے فضائل جابجا موجود ہیں۔ جس میں آپ ﷺ پر درود بھیجا گیا ہے۔ آپ ﷺ شان رحمت اللعالمین بیان کی گئی ہے۔ کہیں آپ ﷺ نور کہا گیا ہے تو کہیں آپؐ کو معلم۔ کہیں آپ ﷺ کی رحمت بیان کی گئی ہے تو کہیں خوشخبری دینے والا اور اللہ سے ڈرنے والا، آپ ﷺ کو نہ صرف رہبر کہا گیا بل کہ آپ کی اطاعت فرض کر دی گئی ہے۔ آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ بہترین نمونہ عمل قرار دیا گیا۔ یعنی رسول خدا ﷺ نعت کے اعلیٰ نمونے خود کلام الہٰی میں موجود ہیں، جن میں رسول ﷺ کی بے شمار صفات بیان کی گئی ہیں۔ چند آیات کا ترجمہ کچھ یوں ہے جن میں آپ کی مدح کی گئی ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

"بہ تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجو"

(الاحزاب-۵۶)

نعت کے آغاز وارتقا کے حوالے تمام علماء شعراء ادباء اور دانشور متفق ہیں، کہ رسول خدا ﷺ کی آمد اور اعلان نبوت کے ساتھ ہی نعت نگاری کا آغاز ہوا۔ ابتدائی نعت نگاروں میں رسول خدا ﷺ کے چچا، حضرت ابو طالب اور حضرت حسان بن ثابتؓ کے نام قابل ذکر ہیں۔ تاہم نعت نگاروں میں اور بھی صحابہ کرامؓ کے نام شامل ہیں۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 2 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

عرب میں اسلام کا آغاز 569ء میں ہوا جب کہ دورِ جاہلیت میں ہی عرب شعر و شاعری کے حوالے سے اہم خطہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ طلوعِ اسلام کے ساتھ نعت گوئی کا بھی آغاز ہوا۔ نامور محقق و نقاد رشید وارثی اپنی کتاب اردو نعت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ میں خصائص کبریٰ کی ایک روایت بیان کرتے ہیں:

"لوگوں نے حضرت عبدالمطلبؓ سے پوچھا کہ آپ نے اپنے پوتے کا نام "محمد" کیوں رکھا؟ جب کہ آپ کے بزرگوں میں کسی کا نام نہیں تھا۔ حضرت عبدالمطلبؓ نے جواب دیا کہ میں نے یہ نام اس لیے رکھا ہے کہ تمام اہلِ زمین اور ساکنانِ عرش ہمیشہ ان کی تعریف و توصیف کریں گے اور یہ بات مجھے بڑے معتبر لوگوں سے معلوم ہوئی ہے۔" **(8)**

عربی میں نعت گوئی کا باقاعدہ آغاز مشرکین مکہ کے ہجو والے واقعے کے بعد رسول اللہؐ کے اس فرمان سے ہوا جس میں آپؐ نے فرمایا: جن لوگوں نے اللہ کے رسول کی مدد ہتھیاروں سے کی ہے انہیں کیا چیز روکے ہوئے ہے کہ وہ اپنی زبانوں سے ان کی مدد نہ کریں۔ حضرت حسان بن ثابت نے اپنی خدمات پیش کیں، ہجو کے ساتھ ساتھ رسول خداؐ کی مدح بیان کرتے رہے جو کہ وہ عربی نعت کے بہترین نمونے ہیں۔ ہجرت مدینہ اور فتح مکہ کے ساتھ نعت گوئی میں مسلسل اضافہ ہوتا گیا اور بہت سے شعراء کرام اس صف میں شامل ہوئے۔ قیس بین ساعدہ، کعب۔۔۔، تبع شاہ یمن، ایسے شعراہیں جنہوں نے قبل از اسلام نعت گوئی کی۔ رسولؐ کی آمد کی خبر دینے کے ساتھ ان کی مدح بھی کرتے رہے۔ اسلام کی آمد کے بعد شعراءمیں حسان بن ثابتؓ کے علاوہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، حضرت کعب بن زہیرؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، ابن بصریؒ، حضرت فاطمہؓ، اُم المومنین حضرت عائشہؓ کے نام قابل ذکر ہیں۔

تاہم قبل از اسلام یا اعلان نبوتؐ سے پہلے قریش مکہ حضورؐ کے اچھے اخلاق سچائی اور ایمانداری کے قائل تھے اور آپؐ کی تعریف کرتے تھے۔ اعلان نبوتؐ کے بعد ہجرت سے پہلے رسول خداؐ کے متعلق حضرت ابو طالب کے مدحیہ اشعار ملتے ہیں جو انہوں نے تب ارشاد فرمائے جب قریش مکہ نے آپؐ کو مختلف طریقوں سے اذیت پہنچانا شروع کیا۔ حضرت ابو طالب کی نعت نگاری کے حوالے سے پروفیسر عاصی کرنالی اپنی کتاب "حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر" میں لکھتے ہیں:

"حضور کی زندگی میں قبل از ہجرت مدینہ ابو طالب اور ان کی مدحیہ شاعری کا ذکر بر محل بھی ہے اور اہم بھی۔" **(9)**

حضرت ابو طالب کی رسول خداؐ سے متعلق 96 اشعار ہیں۔ ان اشعار میں حضرت ابو طالب نے قریش مکہ کو خون ریزی اور باہمی اختلاف سے باز رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ ساتھ ہی رسول خداؐ کی مدح بیان کرتے ہوئے ان کی فتح و کامرانی کے خواہاں بھی۔ اور رسول خداؐ کی حفاظت کا اعلان بھی۔

بعد کے شعراء جن کا شمار عہد خلفاء راشدین، عہد امیہ یا عہد عباسی میں ہوتا ہے ان اہم شعراء میں احمد قطرب، ابن العربی ابو بکر محی الدین، شیخ جمال الدین العرجری، امام شیخ شرف الدین، احمد شوقی کے نام شامل ہیں۔ عرب کے بعد جب اسلام عجم میں داخل ہوا، اہل عجم مشرف بہ اسلام ہوئے تو نعت کی روایت مزید مستحکم ہوئی۔ اس کی دو وجوہات ہیں پہلا یہ کہ اہل عجم کا شمار ترقی یافتہ قوموں میں ہوتا تھا۔ ان کی روایات اور ادب کا بول بالا تھا اور دوسرا یہ کہ عجم میں شاہانہ نظام رائج تھا جو طویل عرصے تک رائج رہا، جس کی وجہ سے قصیدہ نگاری کی روایت عروج پر تھی۔ یہی وجہ ہے کہ نعت گوئی ان کے لیے کوئی نیا تجربہ نہیں تھا۔ عجم میں اسلام کی آمد کے بعد مسلمان شعراء کے ہاں ایک نئی روایت ظہور پذیر ہوئی۔ شاعر خواہ جس صنف میں بھی شاعری کرتا وہ اپنے کلام کا آغاز پہلے حمد اس کے بعد نعت پھر وہ غزل، رباعی یا مثنوی کا آغاز کرتا تھا اور یہ روایت اردو ادب میں بھی رائج رہی۔ جو کہ فارسی شاعری کے زیر اثر قائم ہوئی تھی۔

اردو ادب میں نعت گوئی کا جائزہ لیا جائے تو نعت نگاری کا آغاز ابتداء اردو سے ہوا، یوں تو برصغیر میں مسلمانوں کی آمد کا سلسلہ تجارت کی غرض سے جاری تھا، مسلمانوں کی پہچان اور شہرت پوری دنیا میں تھی۔ تاہم برصغیر میں مسلمان باضابطہ طور پر محمد بن قاسم 711ء وارد ہونا شروع ہوئے اور 712ء میں سندھ اور ملتان مسلمانوں کے ہاتھ فتح ہوا۔ مسلمانوں کی آمد کے بعد ایک نئی زبان نے جنم لیا۔ جو مختلف ناموں سے ہوتی ہوئی اردو کے نام سے مشہور ہوئی۔ ابتداء میں اس زبان کو فروغ دینے والے زیادہ تر صوفیاء کرام تھے، جنہوں نے درس و تدریس اور تبلیغ دین کے لیے اس زبان کا سہارا لیا۔ صوفیاء کا تعلق زیادہ ظاہر کے بجائے باطن کی بہتری کا تھا۔ وہ مذہب، روح، اور عشق جیسے موضوعات کو فوقیت دیتے تھے۔ تمام صوفیائے کرام عشق رسول ﷺ سے سرشار تھے، وہ دین کی اشاعت کے غرض سے دنیا میں وہاں وہاں پہنچے جہاں اسلام کا نام لیوا کوئی نہیں

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 2 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

تھا۔ وہ جہاں جاتے سرور کائنات ﷺ کے اوصاف اور سیرت بیان کرتے، لوگوں کو متاثر کرتے، اور مشرف بہ اسلام کرتے۔

برصغیر پاک وہند میں نعت گوئی کا آغاز فارسی نعت گوئی سے ہوا۔ تاہم اردو کی بنیاد پڑنے کے ساتھ ہی فارسی نعت گوئی کے زیر اثر اُسی طرز پر اردو ادب میں نعت گوئی کا آغاز ہوا۔ اردو شعراء نے بھی فارسی شعراء کی طرح مجموعہ کلام کا آغاز حمد و نعت سے کیا، یہ آغاز چند اشعار یا ایک ایک کلام پر مشتمل ہوتا تھا، ابتدائی نعت گو شعرا کا شمار صوفیا میں ہوتا ہے جو دین کی تبلیغ کے ساتھ شاعری کرتے تھے یا شاعری کو تبلیغ دین کا ذریعہ سمجھتے تھے، اردو کے ابتدائی شعرا میں مسعود سعد سلمان لاہوری، شیخ فرید الدین اور امیر خسرو کے نام ملتے

اردو ادب میں نعتیہ کلام کے مجموعوں کا دور محسن کاکوروی سے شروع ہوا۔ اس دور کو نعت کا عہد زریں بھی کہتے ہیں بعد کے شعرا ان کے دکھائے ہوئے راستے پر چلے۔ یوں نعت گوئی میں کئی موضوعات اور تجربات سامنے آئے۔

محسن کاکوروی کے بعد امیر مینائی کا نام اہم ہے۔ جنہوں نے اس کی روایت کو مزید پروان چڑھایا۔ قیام پاکستان کے بعد کے شعرا میں ابتدائی نام ماہر القادری کا ہے۔ نعت گوئی کے حوالے سے ماہر القادری کو نہ صرف پاکستان بلکہ جہاں جہاں اردو بولی اور سمجھی جاتی ہے وہاں شہرت ملی۔

ماہر القادری کے بعد حفیظ جالندھری نے نعت گوئی میں کمال دکھایا۔ ان کے علاوہ دیگر پاکستانی شعرا جنہوں نے نعت نبی ﷺ کو موضوع سخن بنایا۔ ان میں بہزاد لکھنوی، علامہ ضیاء القادری، علامہ سیماب اکبر آبادی، محشر رسول نگری، ذہن شاہ تاجی ادیب رائے پوری، اقبال صفی پوری، صبا اکبر آبادی، راسخ عرفانی اور حسن عسکری کاظمی کا نام قابل ذکر ہے۔ حسن عسکری کاظمی دورِ حاضر کے اہم شاعر ہیں انہوں نے غزل گوئی سے شاعری کا آغاز کیا تاہم جلد نعتیہ کلام کی طرف متوجہ ہوئے اور اردو ادب میں نعتیہ سرمائے میں بے پناہ اضافہ کیا۔ ان کے نعتیہ کلام کے دس مجموعے چھپ کر منظر عام پر آچکے ہیں۔ انہیں حضور ﷺ کی ذات سے والہانہ عقیدت ہے اور اس عقیدت کا اظہار لیے نعتیہ کلام میں ایسے کیا جیسے ایک عاشق کو اپنے محبوب سے اظہار عقیدت کا حق ہے۔ ان کے نعت کے مجموعوں میں سرور کائنات، جمال مصطفیٰ، دیدہ نمناک، آیات درخشاں، خیر البشر، قرار جاں، مدینہ دل بنا، شہر نبوت، ذمان مصطفیٰ اور اِذن زیارت شامل ہیں۔

نعتیہ شاعری کا سفر بہت طویل ہے۔ اس دوران نعت میں نت نئے تجربے کیے، نئے مضامین شامل کیے گئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ نعت کا دائرہ کار وسیع ہوتا گیا۔ اس کے باوجود حضورؐ کی تعریف و توصیف بیان کرنے کا حق ادا کرنا ممکن ہی نہیں بل کہ ناممکن ہے۔ کیوں کہ جس کی تعریف اللہ نے بیان کی ہو اُس کے بندوں کے لیے ممکن نہیں کہ اس شخصیت کی کامل تعریف کر سکیں۔ تاہم شعراء حد المقدور کوشش کرتے رہے اور زیادہ سے زیادہ موضوعات پر نعت کہنے کی سعی کرتے رہے۔

حسن عسکری کاظمی نے اپنے نعتیہ مجموعوں میں جہاں تک ممکن تھا رسول خدا ﷺ کی شان بیان کرنے کی کوشش کیں ہیں۔ ان کے نعتیہ کلام کے موضوعات میں رسول خدا ﷺ کا سراپا، اخلاق، اُن کی ذاتِ گرامی، صدق، امانت، دیانت، صداقت، شرافت، الفت، اتباع، معجزات، صحابہ کرام، اہل بیت، اقوال، اعمال، رحمت، رافت، خوش معاملگی، استقامت، مروت، احسان، ایثار اور عدل و انصاف شامل ہیں۔

سید وحید الحسن ہاشمی حسن عسکری کاظمی کی نعت نگاری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "شعریت اور مودت کی شاہراہ پر چلتے ہوئے وہ عشق رسول ﷺ کی وادی بے خار میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس روحانی سفر میں انہوں نے ایک عاشق صادق کی طرح حضورؐ کی شانِ اقدس میں اس قدر خوب صورت اشعار کہے ہیں کہ ان کے انداز فکر اور بصیرت کے ساتھ ساتھ جذبہ محبت سے پھوٹنے والی شعاعیں بھی روحانی تجربات کا عکس جمیل معلوم ہوتی ہیں۔ ایسا ہوتا ہے کہ شاعر کو موضوع اور اسلوب پہ یکساں قدرت حاصل ہے۔"(10)

نعت نگاری میں سراپا نگاری ایک اہم پہلو ہے نعت کی ابتدا بھی ظاہری حسن و جمال سے ہوتی ہے۔ عربی و فارسی ادب ہو یا اردو ادب رسول پاک ﷺ کی ظاہری شخصیت پر بے شمار نعت لکھے گئے۔ انسان کی ظاہری شخصیت پر باطنی شخصیت کے اثرات نمایاں ہوتے ہیں، جتنی باطنی شخصیت خوب صورت ہوتی ہے اتنی ہی ظاہری شخصیت

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 2 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

دلکش اور جاذب نظر ہوتی ہے۔ حسن عسکری کاظمی نے رسول ﷺ کے وجود کو نور قرار دیتے ہیں اور اس کا ذکر قرآن پاک نے بھی کیا ہے۔ حسن عسکری کاظمی آپ ﷺ کی شخصیت ظاہری کی تعریف و توصیف تشبیہ کا استعمال کرتے ہوئے کچھ یوں کرتے ہیں:

آیا خیال جب بھی رسالت مآب ﷺ کا
شاخ نظر پر غنچہ کھلا ہے گلاب کا
محراب زندگی میں ہے پیکر شباب کا
یا جاں فزا حوالہ ہے روشن کتاب کا
قامت میں اپنی سرو رواں کی مثال ہے
سر تا قدم خدا کا جلال و جمال ہے(11)

رسول خدا ﷺ سے عشق کرنا عقیدت رکھنا جزو ایمان ہے۔ جو آپ ﷺ سے محبت نہیں کرتا وہ عقیدہ اسلام پر نہیں ہے جیسے رسول پاک ﷺ کی ذات محبوب ہے ویسے نعت گو شعرا کے ہاں عشق نبی ﷺ کا اظہار محبوب ترین موضوع ہے، حسن عسکری کاظمی نے عشق رسول ﷺ پر بے شمار نعت کہے ہیں ایک مثال ملاحظہ کریں:

محبت ہے، یہ عشق مصطفیٰ ہے یا جنون سر میں
کہ جاں دینے کا جذبہ آج بھی ہے مجھ سے بے پر میں
دل بیتاب میں ان کی محبت موجزن پائی
کہ جیسے چاندنی اترے کسی گہرے سمندر میں(12)

رسول پاک کو سردار اولیاء اور عالمین کے لیے۔ رحمت بنا کر بھیجا۔ ذات پروردگار کے بعد ذاتِ نبی ﷺ پوری دنیا میں افضل ہے۔ حسن عسکری کاظمی آپ ﷺ کی رحمت کا تذکرہ اپنے نعتیہ کلام میں جابجا کرتے ہیں۔

رحمت ہر دو جہاں میں آپ کا ہمسر کہاں
آپؐ کا جیسا گھرانا کوئی ایسا گھر کہاں(13)

حسن عسکری کاظمی کے نعتیہ کلام کے موضوعات میں ایک اہم موضوع اسوہ حسنہ ہے۔ رسول اللہؐ کا اسوہ حسنہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ رسولؐ سے محبت و عقیدت فرض ہونے کے ساتھ ان کی اتباع بھی فرض ہے۔ کیوں کہ رسول خدا ﷺ کی ذات ایک کامل ذات ہے رسول خدا ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل سے نہ صرف دنیا میں کامیابی ہے بل کہ دنیا و آخرت میں کامیابی ہے:

ان کے ہر طرز عمل میں زندگی موجود ہے
اسوہ حسنہ میں گویا زندگی موجود ہے
دین حق پھیلا دیا آقا نے دنیا میں حسنؔ
ان کے کردار و عمل کی سادگی موجود ہے(14)

نعت گو شعرا کے ہاں ایک محبوب موضوع شافع محشر ہے۔ بحیثیت مسلمان روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور اس بات میں شک نہیں کہ انسان خطا کا پتلا ہے کہیں نہ کہیں کوتاہی کر بیٹھتا ہے، تاہم اللہ کا وعدہ ہے کہ جس کی شفاعت محمد مصطفیٰ ﷺ کریں گے۔ اللہ انہیں ضرور بخش دے گا۔ حسن عسکری کاظمی نے شافع محشر کے موضوع پر

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 2 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

بہت سے نعت تحریر کیے ہیں اور خود بھی شافع محشر سے شفاعت کی امید رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ شفاعت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

شافع محشر بنایا آپ کو
ساقی کوثر بنایا آپ کو
آپ ہیں بعد از خدا مولا میرے
کب کہا ہمسر بنایا آپ کو(15)

دور جدید میں نعت کا ایک موضوع عصری مسائل ہیں، جن کا تذکرہ نعت رسولؐ میں ہوتا ہے۔ دراصل یہ ایک شکوہ ہے جس میں ہر شاعر اپنے معاشرے کی زبوں حالی بیان کرتا ہے۔ یعنی ان مشکلات کا بیان اپنے پیارے آقا نبیؐ سے کرتا ہے۔ تاکہ ان کی فریاد سنی جائے اور حالات بہتر ہوں۔ یہی درد اور شکوہ حسن عسکری کاظمی کے ہاں بھی نظر آتا ہے:

آقا عجب ہے حال دل زار دیکھیے
طاری ہوئے ہیں موت کے آثار دیکھیے
دامن میں اپنے دولت ایمان بھی نہیں
اب کیا رہا ہے ہوگئے نادار دیکھیے(16)

چند دیگر موضوعات جن میں حسن عسکری کاظمی نے نعت گوئی کی ہے ان موضوعات میں آپ کی تعلیمات، آپ کی سیرت، اسلامی و فلاحی ریاست، جنگی پالیسی، دین کی سربلندی، انسانیت کی خدمت، عدل و مساوات اور آپؐ کا اخلاص شامل ہے۔

حسن عسکری کاظمی کی نعت نگاری سادگی سے عبارت ہے، شاعر زبان و بیان پر کتنا عبور رکھتا ہے یہ اُس کے اسلوب سے واضح ہوتا ہے۔ کیوں کہ ایک بڑا شاعر عام فہم اور سادہ الفاظ میں قاری تک اپنا پیغام پہنچانے میں کامیاب نظر آتا ہے، خاص کر دینی شاعری میں شاعر عام قاری سے مخاطب ہوتا ہے، سادہ اور عام فہم الفاظ کے استعمال کے باوجود ان کے کلام پر حرف نہیں آتا، وحید الحسن ہاشمی حسن عسکری کاظمی کے اسلوب میں سادگی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "حسن عسکری کاظمی نے پوری کوشش کی ہے کہ ان کے اشعار میں کوئی ابہام نہ ہو۔ انہوں نے زود فہم الفاظ استعمال کیے تاکہ معنی گنجلک نہ ہوں اور آسانی سے قاری کے دل میں اتر جائیں۔"(17)

وحید الحسن ہاشمی حسن عسکری کاظمی کے نعتیہ اسلوب کے حوالے سے مزید لکھتے ہیں:

> "حسن عسکری کاظمی کے کلام میں عجز و انکسار ہے جہاں انہوں نے اپنی شخصیت کا اظہار کیا ہے وہاں ان کا لہجہ دعائیہ ہو گیا ہے۔ وہ اپنے لیے کم ساری دنیا کے مسلمانوں کی وحدت کے لیے حضورؐ کی امداد کے طالب ہیں۔ ان کے کلام میں معنی بھی ہیں، امیجری بھی، اصوات بھی ہیں، جمالیات بھی ان صفات کو انہوں نے اس سادگی سے بیان کیا ہے کہ ان کی پختگی نظر کے قائل ہونا پڑتا ہے۔"(17)

نعت کے لئے اردو ادب میں کوئی ہیئت مختص نہیں ہے، کسی بھی ہیئت میں نعت لکھے جاسکتے ہیں، یوں تو نعت نبیؐ کا موضوع ان کی ذات اور صفات ہے۔ تاہم ادب کی مختلف اصناف میں آنے والی تبدیلیوں کی وجہ سے صنف نعت میں تبدیلیاں واقع ہوتی رہی ہیں، اس کی بڑی وجہ غزل ہے کیوں کہ نعت زیادہ تر غزل کی ہیئت میں لکھی جارہی ہے۔ اس کی وجہ سے اسلوب میں نکھار پیدا ہو رہا ہے۔ نعت کی ابتداء سے جو موضوعات نعت میں بہت زیادہ بیاں ہو رہے ہیں جیسے مدینہ پہنچنے کی تڑپ، رسول پاکؐ کا دیدار، شبِ معراج، سردار انبیاء، معجزات رسول پاک ﷺ، آپؐ پر درود و سلام، اہل بیت رسولؐ اور صحابہ کرام، عملی زندگی کے مختلف پہلو شامل ہیں۔

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 2 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حسن عسکری کاظمی نے جہاں مختلف موضوعات پر سرور کائنات ﷺ سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہیں ، وہاں نعت کی ہیئت کے تجربے اور علم و بیان و بدیع سے اپنے کلام کو خوب صورت و دلچسپ بھی بناتے ہیں۔ ان کی زیادہ تر نعتیں غزل کی ہیئت پر مشتمل ہیں، تاہم بعض اوقات نظم ، مثنوی، اور مسدس کی ہیئت بھی استعمال کرتے ہیں۔ صنعت تضمین کا استعمال کیاہے جو قابل تحسین ہے۔ انہوں نے اپنی نعتیہ شاعری میں تراکیب اور مرکبات کے بھرپوراستعمال سے شاعری میں حسن پیدا کیا ہے، ڈاکٹر شبیہ الحسن حسن عسکری کاظمی کی تراکیب اور مرکبات کے استعمال کے بارے میں لکھتے ہیں:

"انہوں نے ہمہ جہت اور رنگارنگ تراکیب و مرکبات کے بر محل استعمال سے بھی شاعری کو ایک نیارنگ اور آہنگ عطا کرنے کی شعوری کوشش کی ہے۔" (18)

جیسے: فخر عیسیٰؑ، رشکِ موسیٰؑ، خیر البشر، شہر خموشاں، سیدؐ ابرار، شہر انس، تحل تمنا، مثل کماں، عکس جمیل، بزمِ نبوت، سایہ شجر، سید ولا، موجب تخلیق کائنات، زائرین حرم، ام الکتاب، جہان گزاراں وغیرہ۔ نعت گو شعراء کے ہاں شعریت اور تغزل کم نظر آتا، کیوں کہ شعراء نعت کار ثواب کی نیت سے نعت لکھتے ہیں۔ اس لیے وہ سنجیدگی سے شعر نہیں کہتے بلکہ نعت گوئی کو ہی سنجیدہ نہیں لیتے۔ یا پھر وہ نعت میں شعریت پیدا کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ نعت میں یہ کمزوری نامور شعرا کے ہاں بھی نظر آتی ہے وہ اپنی دیگر شاعری کے نسبت دینی شاعری میں ناکام نظر آتے ہیں۔ اردو شاعری میں نعت میں شعریت پیدا کرنے والے شعراء میں محسن کاکوروی، امیر مینائی، عبدالعزیز اور حسن عسکری کاظمی کے نام قابل ذکر ہیں

حسن عسکری کاظمی کے ہاں نعت کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی روایت ملتی تھی۔ یہ روایت اقبال سے شروع ہوئی ہے اور حسن عسکری کاظمی کے ہاں یہ روایت بہت پختہ ہے۔ انہوں نے زیادہ تر نعتیہ کلام کو عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا ہے۔ دوسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ نعت نگاری میں معجزات رسولؐ کا بیان بہت زیادہ ہے تاہم ان معجزات کو موجودہ دنیا میں عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے فکری دروازے کھولنے کی سعی نہیں کی گئی۔ لیکن حسن عسکری کاظمی کے ہاں یہ خوبی نظر آتی ہے کہ انہوں نے معجزات رسولؐ کو نہ صرف بیان کیا ہے بلکہ دلائل کے ساتھ اُن معجزات کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ نعت میں ایک نئی اظہاری صورت نظر آتی ہے کہ وہ نعت میں اپنی ذات کو بھی شامل حال رکھتے ہیں۔ وہ اپنے اشعار میں اس دور کا حال بیان کرتے ہیں جس میں وہ زندگی گزار رہے ہیں، وہ اپنے کلام میں اپنی ذات کو نہ صرف دعا اور مناجات میں شامل کرتے ہیں بلکہ معاشرے میں پائی جانے والی ناہمواریوں میں خود کو ذمہ دار بھی خود کو قرار دیتے ہیں۔ تیسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ نعت گوئی ایک مشکل صنف ہے کیوں کہ جس شخصیت کی حمد و ثناء خود اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے۔ اس شخصیت کے بارے میں لب کشائی کرنا ایک عام انسان کے لیے کتنا مشکل ہو گا۔ نعت گوئی کے لیے عقیدت کے ساتھ رسول خدا ﷺ کی ذات گرامی اور ان کی تعلیمات سے مکمل آگاہی کی ضرورت ہے۔ حسن عسکری کاظمی کا گھرانہ ایک مذہبی گھرانہ ہے، ان کو مذہب سے گہرا لگاؤ ہے نہ صرف لگاؤ ہے بلکہ وہ رسول ﷺ کی شخصیت اور تعلیمات سے بھی مکمل آگاہ ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کے نعتیہ کلام میں کہیں بھی حدود اللہ کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ اکثر شعراء کم علمی کی وجہ سے احکام شرعی کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ تاہم ان کی نعت گوئی ایسی کمزوریوں سے پاک ہے۔ بعض اوقات شعراء رسول پاک ﷺ کی شان بیان کرنے یا ان کی ظاہری شخصیت بیان کرتے ہوئے دیگر انبیاء کی شان گھٹا دیتے یا نعت میں ایسے الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں جس کی وجہ سے عشق حقیقی کے بجائے مجازی محبوب کا شائبہ لاحق ہوتا ہے یا تشبیہات اور استعارے کا استعمال موضوع کے مطابق بیان نہیں کر پاتے ہیں یا یہ کہ حضور پاک ﷺ سے مخاطب ہونے کا انداز درست نہیں ہوتا۔ وہ تمام شبہات جن کی وجہ سے نعت گوئی میں کمزوری کا پہلو نکلتا ہے، حسن عسکری کاظمی کی نعتیہ شاعری ان کمزرویوں سے پاک ہے کیوں کہ وہ نعتیہ شاعری دل سے کرتے ہیں اور اسے مقصد حیات بھی سمجھتے ہیں بل کہ وہ اُس شخص کو شاعر، ادیب اور خطیب سمجھتے ہیں جو رسول ﷺ کی اچھی نعت بیان کر سکتا ہے:

Vol. 2, No. 2 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

رقم کرے گا جو ان کی سیرت مری نظر میں ادیب ہو گا
کرے گا عشق نبی کی باتیں وہی تو اعلیٰ خطیب ہو گا
ہم اپنی قسمت پہ ہوں نازاں خدا نے چاہا کہ جب ہمیں بھی
ضریح اقدس کی جالیوں سے لپٹ کے رونا نصیب ہو گا(18)

حوالہ جات

1۔ الحاج فیروزالدین، فیروزاللغات، (لاہور: فیروز سنز) ص ۱۴۳۳ء
2۔ علی حسن، حُسن اللغات، (لاہور: اورینٹل بک سوسائٹی) ص ۹۰۸
3۔ محمد عبداللہ خان خویشگی، فرہنگ عامرہ، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان) ص ۸۰۰
4۔ رفیع الدین ہاشمی، اصنافِ ادب، (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، 2012ء)، ص 25
5۔ آفتاب احمد، ڈاکٹر، "اوج نعت نمبر" مشمولہ قرآن حکیم میں نعت رسول (پہلی جلد)، ص ۹۲
6۔ رفیع الدین اشفاق، ڈاکٹر، اردو میں نعتیہ شاعری، (کراچی: اردو اکیڈمی سندھ، 1976ء)، ص 12
7۔ ایضاً، ص ۱۲
8۔ رشید وارثی، اردو نعت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، (کراچی: اردو آرٹ انٹرنیشنل 2010ء)، ص 41
9۔ عاصی کرنالی، پروفیسر، حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر، (کراچی: اقلیم نعت، 2001ء)، ص 87
10۔ حسن عسکری کاظمی، سرورِ کائنات، (الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۰۴ء)، ص 14
11۔ حسن عسکری کاظمی، دیدۂ نمناک، (لاہور: اظہار سنز، 2012ء)، ص 155
12۔ حسن عسکری کاظمی، قرارِ جاں، (لاہور: اظہار سنز، 2014ء)، ص 28-27
13۔ حسن عسکری کاظمی، مدینہ دل بنا، (لاہور: اظہار سنز، 2014ء)، ص 22
14۔ حسن عسکری کاظمی، سرورِ کائنات، (الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۰۴ء)، ص 64-63
15۔ حسن عسکری کاظمی، آیات درخشاں، (لاہور: اظہار سنز، 2012ء)، ص 122
16۔ حسن عسکری کاظمی، دامانِ مصطفیٰ، ص 155
17۔ حسن عسکری کاظمی، سرورِ کائنات، ص ۱۵
18۔ شبیہ الحسن، ڈاکٹر، حسن عسکری کاظمی کی تخلیقی جہتیں، (لاہور: اظہار سنز، ۲۰۰۸ء)، ص 80
19۔ حسن عسکری کاظمی، دامانِ مصطفیٰ، ص 66